سیرت النبی ﷺ کے جلسے

اور جلوس

جسٹس مَولانا محمد تقی عثمانی مدظلہم العَالی

ضبط وترتیب

محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز

۱۸۸/۱۔لیاقت آباد، کراچی ۱۹

آپ کا ذکر مبارک

بزرگان محترم وبرادران عزیز، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک انسان کی عظیم ترین سعادت ہے اوراس روئے زمین پر کسی بھی ہستی کا تذکرہ اتنا باعث اجروثواب اتنا باعث خیروبرکت نہیں ہوسکتا جتنا سرورکائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہوسکتا ہے۔لیکن تذکرہ کے ساتھ ساتھ ان سیرت طیبہ کی محفلوں میں ہم نے بہت سی ایسی غلط باتیں شروع کردی ہیں۔جن کی وجہ سے ذکر مبارک کا صحیح فائدہ اورصحیح ثمرہ ہمیں حاصل نہیں ہورہا ہے۔

سیرت طیبہ اورصحابہ کرام

ان غلطیوں میں سے ایک غلطی یہ ہے کہ ہم نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک صرف ایک مہینے یعنی ربیع الاول کے ساتھ خاص کردیا ہے،اور ربیع الاول کے بھی صرف ایک دن اورایک دن میں بھی صرف چند گھنٹے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرکے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا کردیا ہے،یہ حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے ساتھ اتنا بڑا ظلم ہے کہ اس سے بڑا ظلم سیرت طیبہ کے ساتھ کوئی اورنہیں ہوسکتا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی پوری زندگی میں کہیں یہ بات آپ کو نظرنہیں آئے گی۔اورنہ آپ کو اس کی ایک مثال ملے گی کہ انہوں نے ۱۲ربیع اول کو خاص جشن منایا ہو۔عیدمیلادالنبی کا اہتمام کیا ہو،یا اس خاص مہینے کے اندرسیرت طیبہ کے محفلیں منعقد کی ہوں۔اس کے بجائے صحابہ کرام کا طریقہ یہ تھا کہ ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرہ کی حیثیت رکھتا تھا۔جہاں دوصحابہ ملے انہوں نے آپ کی احادیث اورآپ کے ارشادات آپ کی دی ہوئی تعلیمات کا آپ کی حیات طیبہ کے مختلف واقعات کا تذکرہ شروع کردیا۔اس لئے ان کی ہرمحفل سیرت طیبہ کی محفل تھی۔ان کی ہرنشست سیرت طیبہ کی نشست تھی۔اس کا نتیجہ یہ تھا کہ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اورتعلق کے اظہار کے لئے رسمی مظاہروں کی ضرورت نہ تھی کہ عیدمیلادالنبی منائی جارہی ہے اورجلوس نکالے جارہے ہیں۔جلسے ہورہے ہیں۔چراغاں کیا جارہا ہے۔اس قسم کے کاموں کی صحابہ کرام،تابعین اورتبع تابعین کے زمانے میں ایک مثال بھی پیش نہیں کی جاسکتی۔

اسلام رسمی مظاہروں کا دین نہیں

بات درحقیقت یہ تھی کہ رسمی مظاہرہ کرنا صحابہ کرام کی عادت نہیں تھی، وہ اس کی روح کو اپنائے ہوئے تھے،حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں کیوں تشریف لائے تھے؟ آپ کا کیا پیغام تھا؟ آپ کی کیا تعلیم تھی؟ آپ دنیا سے کیا چاہتے تھے؟اس کام کے لئے انہوں نے اپنی ساری زندگی کو وقف کردیا۔لیکن اس قسم کے رسمی مظاہرے نہیں کئے۔اوریہ طریقہ ہم نے غیرمسلموں سے لیا ہے۔ہم نے دیکھا کہ غیرمسلم اقوام اپنے بڑے بڑے لیڈروں کے دن منایا کرتی ہیں۔اوران دنوں میں خاص جشن اورخاص محفل منعقد کرتی ہیں اوران کی دیکھا دیکھی ہم نے سوچا کہ ہم بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرہ

کے لئے عید میلاد النبی منائیں گے۔اور یہ نہیں دیکھا کہ جن لوگوں کے نام پر کوئی دن منایا جاتا ہے۔درحقیقت یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی زندگی کے تمام لمحات کو قابل اقتداء اور قابل تقلید نہیں سمجھا جاسکتا۔بلکہ یا تو وہ سیاسی لیڈر ہوتا ہے۔یا کسی اور دنیاوی معاملے میں لوگوں کا قائد ہوتا ہے،تو صرف اس کی یاد تازہ کرنے کے لئے اس کا دن منایا گیا لیکن اس قائد کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ قابل تقلید ہے۔اور اس نے دنیا میں جو کچھ کیا،وہ صحیح کیا ہے،وہ معصوم اور غلطیوں سے پاک تھا لہذا اس کی ہر چیز کو اپنایا جائے۔ان میں سے کسی کے بارے میں بھی یہ نہیں کہا جاسکتا......

آپ کی زندگی ہمارے لئے نمونہ ہے

لیکن یہاں تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ کو بھیجا ہی اس مقصد کے لئے تھا کہ آپ انسانیت کے سامنے ایک مکمل اور بہترین نمونہ پیش کریں،ایسا نمونہ بن جائیں،جس کو دیکھ کر لوگ نقل اتاریں۔اس کی تقلید کریں،اس پر عمل پیرا ہوں،اور اپنی زندگی کو اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔اس غرض کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا میں بھیجا گیا تھا۔آپ کی زندگی کا ہر ایک لمحہ ہمارے لئے ایک مثال ہے،ایک نمونہ ہے۔اور ایک قابل تقلید عمل ہے۔اور ہمیں آپ کی زندگی کے ایک ایک لمحے کی نقل اتارنی ہے۔اور ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمارا یہ فریضہ ہے،لہذا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کے دوسرے لیڈروں پر قیاس نہیں کرسکتے۔کہ ان کا ایک دن منالیا اور بات ختم ہوگئی بلکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کو ہماری زندگی کے ایک ایک شعبے کے لئے اللہ تعالیٰ نے نمونہ بنادیا ہے۔اور سب چیزوں میں ہمیں ان کی اقتدا کرنی ہے،ہمارا زندگی کا ہر دن ان کی یاد منانے کا دن ہے۔

ہماری نیت درست نہیں

دوسری بات یہ ہے کہ سیرت کی محفلیں اور جلسے جگہ جگہ منعقد ہوتے ہیں،اور ان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو بیان کیا جاتا ہے لیکن بات دراصل یہ ہے کہ کام کتنا ہی اچھے سے اچھا کیوں نہ ہو۔مگر جب تک کام کرنے والے کی نیت صحیح نہیں ہوگی۔جب تک اس کے دل میں داعیہ اور جذبہ صحیح نہیں ہوگا۔اس وقت تک وہ کام بے کار،بے فائدہ،بے مصرف،بلکہ بعض اوقات مضر،نقصان دہ اور باعث گناہ بن جاتا ہے،دیکھئے،نماز کتنا اچھا عمل ہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور قرآن حدیث نماز کے فضائل سے بھرے ہوئے ہیں،لیکن اگر کوئی شخص نماز اس لئے پڑھ رہا ہے تاکہ لوگ مجھے نیک متقی اور پارسا سمجھیں،ظاہر ہے کہ وہ ساری نماز اکارت ہے،بے فائدہ ہے،بلکہ ایسی نماز پڑھنے سے ثواب کے بجائے الٹا گناہ ہوگا،حدیث شریف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

من صلی یرائی فقد اشرك بالله

(مسند احمد،ج۴ص۱۲۶)

''جو شخص لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھے تو گویا کہ اس نے اللہ کے ساتھ دوسرے کو شریک ٹھہرایا ہے''۔

اس لئے کہ وہ نماز اللہ کو راضی کرنے کے لئے نہیں پڑھ رہا ہے بلکہ مخلوق کو راضی کرنے کے لئے اور مخلوق میں اپنے تقوی اور نیکی کا رعب جمانے کے لئے پڑھ رہا ہے،اس لئے وہ ایسا ہے جیسے اس نے اللہ کے ساتھ مخلوق کو شریک ٹھیرایا،اتنا اچھا کام تھا،لیکن صرف نیت کی خرابی کی وجہ سے بیکار ہوگیا،اور الٹا باعث گناہ بن گیا۔

یہی معاملہ سیرت طیبہ کے سننے اورسنانے کا ہے، اگر کوئی شخص سیرت طیبہ کو صحیح مقصد، صحیح نیت اور صحیح جذبے سے سنتا اور سناتا ہے تو یہ کام بلاشبہ عظیم الشان ثواب کا کام ہے اور باعث خیر و برکت ہے۔ اور زندگی میں انقلاب لانے کا موجب ہے، لیکن اگر کوئی شخص سیرت طیبہ کو صحیح نیت سے نہیں سنتا، اور صحیح نیت سے نہیں سناتا ہے، بلکہ اس کے ذریعہ کچھ اور اغراض و مقاصد دل میں چھپے ہوئے ہیں۔ اور جن کے تحت سیرت طیبہ کے جلسے اور محفلیں منعقد کی جارہی ہیں۔ تو بھائیو! یہ بڑے گھاٹے کا سودا ہے، اس لئے کہ ظاہر میں تو نظر آرہا ہے کہ آپ بہت نیک کام کر رہے ہیں، لیکن حقیقت میں وہ الٹا گناہ کا سبب بن رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب اور عتاب کا سبب بن رہا ہے۔

نیت کچھ اور ہے

اس نقطہ نظر سے اگر ہم اپنا جائزہ لے کر دیکھیں، اور سچے دل سے نیک نیتی کے ساتھ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ ان تمام محفلوں میں جو کراچی سے پشاور تک منعقد ہو رہی ہیں، کیا ان کے منتظمین اس بناء پر محفل منعقد کر رہے ہیں کہ ہمارا مقصد اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے؟ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی مقصود ہے؟ کیا اس لئے محفل منعقد کر رہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو تعلیمات ان محفلوں میں سنیں گے اس کو اپنی زندگی میں ڈھالنے کی کوشش کریں گے؟ بعض اللہ کے نیک بندے ایسے بھی ہوں گے جن کی یہ نیت ہوگی۔ لیکن ایک عام طرز عمل دیکھئے تو یہ نظر آئے گا محفل منعقد کرنے کے مقاصد ہی کچھ اور ہیں۔ نیتیں ہی کچھ اور ہیں، یہ نیت نہیں ہے کہ اس جلسے میں شرکت کے بعد ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں گے، بلکہ نیت یہ ہے کہ محلے کی کوئی انجمن ہے، جو اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کے لئے جلسہ منعقد کر رہی ہے، اور یہ خیال ہے کہ جلسہ سیرت النبی کرنے سے ہماری انجمن کی شہرت ہو جائے گی، کوئی جماعت اس لئے جلسہ سیرت النبی منعقد کر رہی ہے کہ اس جلسہ کے ذریعہ ہماری تعریف ہوگی کہ بڑا شاندار جلسہ کیا، بڑے اعلیٰ درجے کے مقررین بلائے، اور بڑے مجمع نے اس میں شرکت کی اور مجمع نے ان کی بڑی تحسین کی...... کہیں جلسے اس لئے منعقد ہو رہے ہیں کہ اپنی بات کہنے کا کوئی اور موقع تو ملتا نہیں ہے، کوئی سیاسی بات ہے یا کوئی فرقہ وارانہ بات ہے جس کو کسی اور پلیٹ فارم پر ظاہر نہیں کیا جا سکتا، اس لئے سیرت النبی کا ایک جلسہ منعقد کر لیں، اور اس میں اپنے دل کی بھڑاس نکال لیں، چنانچہ اس جلسے میں پہلے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور توصیف کے دو چار جملے بیان ہو گئے اور اس کے بعد پوری تقریر میں اپنے مقاصد بیان ہو رہے ہیں، اور فریق مخالف پر بمباری ہو رہی ہے۔ اس غرض کے لئے جلسے منعقد ہو رہے ہیں۔

دوست کی ناراضگی کے ڈر سے

پھر دیکھنے کی بات یہ ہے کہ اگر واقعتہً سچے دل سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنے کی نیت سے ہم نے یہ محفلیں منعقد کی ہوتیں تو پھر ہمارا طرز عمل کچھ اور ہوتا، ایک گھر میں ایک محفل میلاد منعقد ہو رہی ہے، اب اگر اس محفل میں اس کا کوئی دوست یا رشتہ دار شریک نہیں ہوا تو اس کو مطعون کیا جا رہا ہے اور اس پر ملامت کی جارہی ہے۔ اور اس سے شکایتیں ہو رہی ہیں، اس محفل میں شرکت کرنے والوں کی نیت یہ نہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سننی ہے اور اس پر عمل کرنا ہے بلکہ نیت یہ ہے کہ کہیں محفل منعقد کرنے والے ہم سے ناراض نہ ہو جائیں۔ اور ان کے دل میں شکایت پیدا نہ ہو جائے، اللہ کو راضی کرنے کی فکر نہیں ہے، محفل منعقد کرنے والوں کو راضی کرنے کی فکر ہے۔

مقرر کا جوش دیکھنا مقصود ہے

کوئی شخص اس لئے جلسے میں شرکت کر رہا ہے کہ اس میں فلاں مقرر صاحب تقریر کریں گے۔ ذرا جا کر دیکھیں کہ وہ کیسی تقریر کرتے ہیں، سنا ہے کہ بڑے

جو شیلے اور شاندار مقرر ہیں۔ بڑی دھواں دھار تقریر کرتے ہیں...... گویا کہ تقریر کا مزہ لینے کے لئے جا رہے ہیں، تقریر کے جوش وخروش کا اندازہ کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔ اور یہ دیکھنے کے لئے جا رہے ہیں کہ فلاں مقرر کیسے گا گا کر شعر پڑھتا ہے کتنے واقعات سناتا ہے۔

وقت گزاری کی نیت ہے

کچھ لوگ اس لئے سیرت النبی کے جلسے میں شرکت کر رہے ہیں کہ چلو آج کوئی اور کام نہیں ہے، اور وقت گزاری کرنی ہے، چلو، کسی جلسے میں جا کر بیٹھ جاؤ تو وقت گزر جائے گا...... اور بے شمار افراد اس لئے شریک ہو رہے ہیں کہ گھر میں تو دل نہیں لگ رہا ہے اور محلے میں ایک جلسہ ہو رہا ہے، چلو اس میں تھوڑی دیر جا کر بیٹھ جائیں، اور جتنی دیر دل لگے گا، وہاں بیٹھے رہیں گے، اور جب دل گھبرائے گا، اٹھ کر چلے جائیں گے۔ لہٰذا مقصد یہ نہیں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو حاصل کیا جائے، بلکہ مقصد یہ ہے کہ کچھ وقت گزاری کا سامان ہو جائے، اگرچہ بعض اوقات اس طرح وقت گزاری کے لئے جانا بھی فائدہ مند ہو جاتا ہے، اللہ رسول کی کوئی بات کان میں پڑ جاتی ہے۔ اور اس سے انسان کی زندگی بدل جاتی ہے، ایسے واقعات بھی ہوئے ہیں...... لیکن میں نیت کی بات کر رہا ہوں کہ جاتے وقت نیت درست نہیں ہوتی۔ یہ نیت نہیں ہوتی کہ میں جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سن کر اس پر عمل پیرا ہوں گا۔

ہر شخص سیرت طیبہ سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا

قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ:

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنتہ

تمہارے لئے اللہ کے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے، اور آپ کی حیات طیبہ مشعل راہ ہے، یہ ایک پیغام ہدایت ہے، اور یہ ایک اسوہ حسنہ ہے، ایک مکمل نمونہ ہے، لیکن ہر شخص کے لئے نمونہ نہیں ہے، بلکہ اس شخص کے لئے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہو۔ اور اس شخص کے لئے جو یوم آخرت کو سنوارنا چاہتا ہو۔ اور یوم آخرت پر اس کا پورا ایمان اور یقین اور بھروسہ ہو۔ اور وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو کثرت سے یاد کرتا ہو۔ لہٰذا جس شخص میں یہ اوصاف پائے جائیں گے اس کے لئے سیرت طیبہ ایک پیغام ہدایت ہے۔

لیکن جس شخص کے اندر یہ اوصاف موجود نہیں اور جو اللہ کو راضی کرنا نہیں چاہتا۔ اور جو یوم آخرت پر بھروسہ نہیں رکھتا، اور یوم آخرت کو سنوارنے کے لئے یہ کام نہیں کرتا۔ اور وہ اللہ کو کثرت سے یاد نہیں کرتا، اس کے لئے اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اسکے لئے ہدایت کا پیغام بن جائے گی۔ سیرت طیبہ تو ابوجہل کے سامنے بھی تھی، اور ابولہب کے سامنے بھی تھی، امیہ بن خلف کے سامنے بھی تھی۔ لیکن وہ سیرت طیبہ سے فائدہ نہیں اٹھا سکے۔

باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید ودر شورہ بوم خس

یعنی وہ زمین ہی بنجر تھی۔ اور اس بنجر زمین میں ہدایت کا بیج ڈالا نہیں جا سکتا تھا۔ وہ بار آور نہیں ہو سکتا تھا۔ لہٰذا اگر کسی شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی فکر نہیں، اور آخرت کو سنوارنے کی فکر نہیں، اور اللہ کی یاد اس کے دل میں نہیں ہے تو پھر کسی صورت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے وہ شخص اپنی زندگی میں فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

لہذا یہ سارے مناظر جو ہم دیکھ رہے ہیں اس میں بسا اوقات ہماری نیتیں درست نہیں ہوتیں، اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہزاروں تقریریں سن لیں، اور ہزاروں محفلوں میں شرکت کرلی۔ لیکن زندگی جیسے پہلے تھی ویسی آج بھی ہے، جس طرح پہلے ہمارے دلوں میں گناہوں کا شوق اور گناہوں کی طرف رغبت تھی وہ آج بھی موجود ہے اس کے اندر کوئی فرق نہیں آیا۔

آپ کی سنتوں کا مذاق اڑایا جارہا ہے

تیسری بات یہ ہے کہ انہی سیرت طیبہ کے نام پر منعقد ہونے والی محفلوں میں عین محفل کے دوران ہم ایسے کام کرتے ہیں جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے قطعی خلاف ہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا جارہا ہے۔ آپ کی تعلیمات، آپ کی سنتوں کا ذکر کیا جارہا ہے، لیکن عملاً ہم ان تعلیمات کا، ان سنتوں کا، ان ہدایات کا مذاق اڑا رہے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے۔

سیرت کے جلسے اور بے پردگی

چنانچہ ہمارے معاشرے میں اب ایسی محفلیں کثرت سے ہونے لگی ہیں جن میں مخلوط اجتماع ہے اور عورتیں اور مرد ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں، اور سیرت طیبہ کا بیان ہورہا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عورتوں کو فرمایا کہ اگر تمہیں نماز بھی پڑھنی ہو تو مسجد کے بجائے گھر میں پڑھو، اور گھر میں صحن کے بجائے کمرے میں پڑھو، اور کمرے میں بہتر یہ ہے کہ کوٹھری میں پڑھو، عورت کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حکم دے رہے ہیں۔ لیکن انہی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ہورہا ہے۔ جس میں عورتیں اور مرد مخلوط اجتماعات میں شریک ہیں، اور کسی اللہ کے بندے کو یہ خیال نہیں آتا کہ سیرت طیبہ کے ساتھ کیا مذاق ہورہا ہے، پوری آرائش اور زیبائش کے ساتھ سج دھج کر بے پردہ ہوکر خواتین شریک ہورہی ہیں، اور مرد بھی ساتھ موجود ہیں۔

سیرت کے جلسے میں موسیقی

نبی کریم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ مجھے جس کام کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اس میں سے ایک اہم کام یہ ہے کہ میں ان باجوں بانسریوں کو اور ساز و سرور کو اور آلات موسیقی کو اس دنیا سے مٹادوں۔ لیکن آج انہی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر محفل منعقد ہورہی ہے۔ جلسہ ہورہا ہے اور اس میں ساز و سرور کے ساتھ لفظ "شریف" بھی لگ گیا ہے۔ اور اس میں پورے آب و تاب کے ساتھ ہارمونیم بج رہا ہے، ساز و سرور ہورہا ہے، عام گانوں میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں کوئی فرق نہیں رکھا جارہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے ساتھ اس سے بڑا مذاق اور کیا ہوسکتا ہے۔

اس کے علاوہ ریڈیو اور ٹیلیویژن پر عورتیں اور مرد مل کر نعتیں پڑھ رہے ہیں۔ ٹیلیویژن دیکھنے والوں نے بتایا کہ عورتیں پورے آرائش اور زیبائش کے ساتھ ٹیلیویژن پر آرہی ہیں۔ یہ کیا مذاق ہے جو آپ کی سیرت طیبہ اور آپ کی تعلیمات کے ساتھ ہورہا ہے۔ عورت جس کے بارے میں قرآن کریم نے فرمایا کہ:

ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى (سورۃ الاحزاب:۳۳)

یعنی زمانہ جاہلیت کی طرح تم بناؤ سنگھار کر کے مردوں کے سامنے مت آؤ، آج وہی عورت پورے میک اپ اور بناؤ سنگھار کے ساتھ مردوں کے سامنے آرہی ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعت پڑھ رہی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور سیرت کے ساتھ اس سے بڑا ظلم اور کیا ہوسکتا ہے؟ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ان چیزوں کی وجہ سے اللہ کی رحمت آپ کی طرف متوجہ ہوگی تو پھر آپ سے زیادہ دھوکے میں کوئی اور نہیں ہے۔ نبی کریم سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو مٹا کر، آپ کی تعلیمات کی خلاف ورزی کر کے، آپ کی سیرت طیبہ کی مخالفت کر کے اور اس کا مذاق اڑا کر بھی اگر آپ اس کے متمنی ہیں کہ اللہ کی رحمتیں آپ پر نچھاور ہوں تو اس سے بڑا مغالطہ اور اس سے بڑا دھوکہ اس روئے زمین پر کوئی اور نہیں ہوسکتا۔ معاذ اللہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کے عتاب کو دعوت دینے والی باتیں ہیں، وہ کام جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کے کام ہیں، وہ ہم عین سیرت طیبہ کو بیان کرتے وقت کرتے ہیں۔

سیرت کے جلسے میں نمازیں قضا

پہلے بات صرف جلسوں کی حد تک محدود تھی کہ سیرت طیبہ کا جلسہ ہورہا ہے، اس میں شریعت کی چاہے جتنی خلاف ورزی ہورہی ہو، کسی کو پرواہ نہیں، لیکن اب تو بات اور آگے بڑھ گئی ہے چنانچہ دیکھنے اور سننے میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے جلسے کے انتظامات ہورہے ہیں۔ اور ان انتظامات میں نمازیں قضا ہورہی ہیں، کسی شخص کو نماز کا ہوش نہیں، پھر رات کے دو دو بجے تک تقریریں ہورہی ہیں۔ اور صبح فجر کی نماز جارہی ہے۔ جب کہ نبی کریم سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تو یہ تھا کہ جس شخص کی ایک عصر کی نماز فوت ہوجائے تو وہ شخص ایسا ہے جیسے اس کے تمام مال اور تمام اہل وعیال کو کوئی شخص لوٹ کر لے گیا۔ اتنا عظیم نقصان ہے......لیکن سیرت طیبہ کے جلسے کے انتظامات میں نمازیں قضا ہورہی ہیں اور کوئی فکر نہیں، اس لئے کہ ہم تو ایک مقدس کام میں لگے ہوئے ہیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی جو تاکید بیان فرمائی تھی وہ نگاہوں سے اوجھل ہے۔

سیرت کے جلسے اور ایذاء مسلم

اور سنئے: سیرت طیبہ کا جلسہ ہورہا ہے۔ جس میں کل پچیس تیس سامعین بیٹھے ہیں۔ لیکن لاؤڈ اسپیکر اتنا بڑا لگانا ضروری ہے کہ اس کی آواز پورے محلے میں گونجے، جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب تک جلسہ ختم نہ ہوجائے اس وقت تک محلے کا کوئی بیمار، کوئی ضعیف، کوئی بوڑھا اور معذور آدمی سو نہ سکے۔ حالاں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تو یہ تھا کہ آپ تہجد کی نماز کے لئے بیدار ہورہے ہیں، لیکن کس طرح بیدار ہورہے ہیں؟ حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) بیان فرماتی ہیں کہ ''فقام رويداً'' آپ دھیرے سے اٹھے کہیں ایسا نہ ہو کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی آنکھ کھل جائے۔ ''فتح الباب رويدا'' آہستہ سے دروازہ کھولا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی آنکھ کھل جائے اور نماز جیسے فریضے کے اندر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل تھا کہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں نماز کے اندر کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس بچے کی آواز سن کر اس کی ماں کسی مشقت میں مبتلا ہوجائے......لیکن یہاں بلاضرورت، بغیر کسی وجہ کے، صرف ۲۵، ۳۰ سامعین کو سنانے کے لئے اتنا بڑا لاؤڈ اسپیکر نصب ہے کہ کوئی ضعیف، بیمار آدمی اپنے گھر میں سو نہیں سکتا، اور انتظام کرنے والے اس سے بے خبر ہیں کہ کتنے بڑے کبیرہ گناہ کا ارتکاب ہورہا ہے۔ اس لئے (نسائی، کتاب عشرۃ النساء، باب الغیرۃ، حدیث نمبر ۳۹۶۳) کہ ایذاء مسلم کبیرہ گناہ ہے، اس کا کسی کو احساس نہیں۔

دوسروں کی نقالی میں جلوس

ہمارا یہ سارا طرزِ عمل اس بات پر دلالت کررہا ہے کہ درحقیقت نیت درست نہیں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو اپنانے اور اس پر عمل کرنے کی نیت نہیں ہے بلکہ مقاصد کچھ اور ہیں......اور جیسا کہ میں نے عرض کیا پہلے صرف جلسوں کی حد تک بات تھی، اب تو جلسوں سے آگے بڑھ کر جلوس نکلنا شروع ہوگئے۔ اور اس کے لئے استدلال یہ کیا جاتا ہے کہ فلاں فرقہ فلاں مہینے میں اپنے امام کی یاد میں جلوس نکالتا ہے تو پھر ہم اپنے نبی کے نام پر ربیع الاول میں جلوس کیوں نہ نکالیں، گویا کہ اب ان کی نقل اتاری جارہی ہے کہ جب محرم کا جلوس نکلتا ہے تو ربیع الاول کا بھی نکلنا چاہیے، بزعم خود یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے مطابق عمل کررہے ہیں، اور آپ کی عظمت اور محبت کا حق ادا کررہے ہیں۔

لیکن اس پر ذرا غور کریں کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود اس جلوس کو دیکھ لیں جو آپ کے نام پر نکالا جارہا ہے تو کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو گوارا اور پسند فرمائیں گے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہمیشہ اس امت کو ان رسمی مظاہروں سے اجتناب کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظاہری اور رسمی چیزوں کی طرف جانے کے بجائے میری تعلیمات کی روح کو دیکھو، اور میری تعلیمات کو اپنی زندگی میں اپنانے کی کوشش کرو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی پوری حیات طیبہ میں کوئی شخص ایک نظیر یا ایک مثال اس بات پر پیش کرسکتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے نام پر ربیع الاول میں یا کسی مہینے میں کوئی جلوس نکالا گیا ہو؟ بلکہ پورے تیرہ سو سال کی تاریخ میں کوئی ایک مثال کم از کم مجھے تو نہیں ملی کہ کسی نے آپ کے نام پر جلوس نکالا ہو۔ ہاں! شیعہ حضرت محرم میں اپنے امام کے نام پر جلوس نکالا کرتے تھے، ہم نے سوچا کہ ان کی نقالی میں ہم بھی جلوس نکالیں گے۔ حالاں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

من تشبه بقوم فهو منهم (ابوداود، کتاب اللباس، باب فی لبس الشھرۃ، حدیث نمبر ۴۰۳۱)

جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے وہ ان میں سے ہوجاتا ہے اور صرف جلوس نکالنے پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر یہ ہورہا ہے کہ کعبہ شریف کی شبیہیں بنائی جارہی ہیں۔ گنبد خضراء کی شبیہیں بنائی جارہی ہیں۔ پورا الوکھیت ان چیزوں سے بھرا ہوا ہے۔ اور دنیا بھر کی عورتیں، بچے، بوڑھے اس کو متبرک سمجھ کر برکت حاصل کرنے کے لئے اس کو ہاتھ لگانے کی کوشش کررہے ہیں۔ وہاں جاکر دعائیں مانگی جارہی ہیں، منتیں مانی جارہی ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے نام پر یہ کیا ہورہا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شرک کو، بدعات کو، اور جاہلیت کو مٹانے کے لئے دنیا میں تشریف لائے اور آج آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے نام پر یہ ساری بدعات شروع کردیں، روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس گنبد سے کوئی مناسبت نہیں، جو آپ نے اپنے ہاتھوں بناکر کھڑا کردیا ہے، لیکن اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کو مقدس سمجھ کر تبرک کے لئے کوئی اس کو چوم رہا ہے، کوئی اس کو ہاتھ لگارہا ہے۔

حضرت عمر اور حجر اسود

حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو حجر اسود کو چومتے وقت فرماتے ہیں کہ اے حجر اسود! میں جانتا ہوں تو ایک پتھر کے سوا کچھ نہیں ہے، خدا کی قسم! اگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے تجھے چومتا ہوا نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی نہ چومتا، لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چومتے ہوئے دیکھا ہے، اور ان کی یہ سنت ہے اس واسطے میں تجھے چومتا ہوں۔ (صحیح بخاری، کتاب الحج، باب ماذکر فی الحجر الاسود، حدیث نمبر ۱۵۹۷)

وہاں تو حجر الاسود کو یہ کہا جا رہا ہے۔ اور یہاں اپنے ہاتھ سے ایک گنبد بنا کر کھڑا کر دیا، اپنے ہاتھ سے ایک کعبہ بنا کر کھڑا کر دیا، اور اس کو متبرک سمجھا جا رہا ہے اور اس کو چوما جا رہا ہے، یہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس چیز کو مٹانے کے لئے تشریف لائے تھے، اسی کو زندہ کیا جا رہا ہے، چراغاں ہو رہا ہے، ریکارڈنگ ہو رہی ہے۔ گانے بجانے ہو رہے ہیں، تفریح بازی ہو رہی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر میلہ منعقد کیا ہوا ہے۔ یہ دین کو کھیل کود بنانے کا ایک بہانہ ہے، جو شیطان نے ہمیں سکھا دیا ہے۔ خدا کے لئے ہم اپنی جانوں پر رحم کریں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کی عظمت اور محبت کا حق ادا کریں اور اس کی عظمت اور محبت کا حق یہ ہے کہ اپنی زندگی کو ان کے راستے پر ڈھالنے کی کوشش کریں۔

خدا کے لئے اس طرز عمل کو بدلیں

سیرت طیبہ کے جلسے میں کوئی آدمی اس نیت سے نہیں آتا کہ ہم اس محفل میں اس بات کا عہد کریں گے کہ اگر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے خلاف پہلے پچاس کام کیا کرتے تھے تو اب کم از کم اس میں سے دس چھوڑ دیں گے، کسی نے اس طرح عہد کیا؟ کسی شخص نے اس طرح عید میلاد النبی منائی؟ کوئی ایک شخص بھی اس کام کے لئے تیار نہیں، لیکن جلوس نکالنے کے لئے، میلے سجانے کے لئے، محرابیں کھڑی کرنے کے لئے، چراغاں کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں، ان کاموں پر جتنا چاہو، روپیہ خرچ کروالو، اور جتنا چاہو، وقت لگوالو، اس لئے کہ ان کاموں میں نفس کو خط ملتا ہے، لذت آتی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا جو اصل راستہ ہے اس میں نفس وشیطان کو لذت نہیں ملتی۔ خدا کے لئے ہم اپنے اس طرز عمل کو ختم کریں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ومحبت کا حق پہچانیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین، وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين